AL-HIKMAH INTERNATIONAL

خطبہ جمعہ

بعنوان

غیر مسلموں کے ساتھ میل جول کا دائرہ کار

سلسلة منبر الحكمة

226

بتاریخ:27 نومبر 2020

بمطابق: ١١ ربیع الثانی ١٤٤٢ ھج

بہ اہتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اھم نکات

①......کفر وشرک اور غیر شرعی مجالس جانے پر قرآنی وعید

②......غیر مسلم کے تہواروں اور عبادت گاہوں میں جانے کا حکم

③......اسلامی ریاست میں غیر مسلم عبادت گاہوں کا حکم

④......غیر مسلم عورت سے نکاح کرنے کے متعلق اسلامی نقطہ نظر

⑤......غیر مسلم ممالک سکونت وسفر کا حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ، لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا، وأَشْهَدُ أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَه لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أَمَّا بَعْدُ!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَ یُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ [النساء:140]

﴿إِنَّمَا یَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِینَ قَاتَلُوكُمْ فِی الدِّینِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ وَظَاهَرُوْا عَلٰى إِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ یَتَوَلَّهُمْ فَأُوْلٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ﴾ [الممتحنة:09]

﴿وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾

[اٰل عمران:85]

تمہید

اسلام ایک جامع اور کامل ضابطہ حیات ہے، جس میں زندگی کے جملہ معاملات کے متعلق رہنمائی موجود ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو ایک الگ تشخص فراہم کرتا ہے۔ مسلمانوں کی مذہبی تعلیمات، تہذیب وتمدن، معیشت ومعاشرت اور سیاست وریاست ٹھوس نظریات اور اصولوں پر قائم ہے۔

اسلام میں غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات کا دائرہ کار متعین ہے۔ ان تمام احکامات میں اسلام کی بالادستی کی جھلک دیکھائی دیتی ہے۔ اسلام انسانیت اور مذاہب عالم کے احترام کا درس دیتا ہے اور مذہبی رواداری پر یقین رکھتا ہے۔

لیکن توحیدِ الٰہی اور اطاعت مصطفیٰ ﷺ میں کسی قسم کی کوئی رخنہ اندازی اور کوتاہی برداشت نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مسلموں کے ساتھ رہتے ہوئے مسلمانوں کو اپنا اسلامی تشخص اور شعائرِ اسلام کے اظہار پر غیرت وحمیت کی تلقین

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرتا ہے۔

غیر مسلموں سے حسن سلوک اسلام کا حکم ہے، لیکن ان کے ساتھ میل جول میں اپنی تعلیمات کو قطعاً نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لیے اسلام نے غیر مسلموں کے ساتھ کسی طرح کی مشابہت سے سختی سے منع کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا ، لا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلا بِالنَّصَارَى ، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الإِشَارَةُ بِالأَصَابِعِ ، وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الإِشَارَةُ بِالأَكُفِّ))

''وہ شخص ہم میں سے نہیں، جو ہمارے غیروں سے مشابہت اختیار کرے، نہ یہود کی مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ کی، یہودیوں کا سلام انگلیوں کا اشارہ ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں کا اشارہ ہے۔''

[حسن] سنن الترمذی:2695

①......کفر و شرک اور غیر شرعی مجالس جانے پر قرآنی وعید:

ہر اس مجلس میں شریک ہونا حرام ہے جہاں قرآن و سنت کا مذاق اڑایا جاتا ہو۔ خواہ وہ کفار و مشرکین کی مجلس ہو یا اہل بدعت اور فاسق و فاجر لوگوں کی ہو۔

اسی طرح ایسی مجلسوں اور اجتماعات میں شریک ہونا، جن میں اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کا قولاً و عملاً مذاق اڑایا جاتا ہو، یہ سخت گناہ ہے، (اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ) یہ قرآنی وعید اہلِ ایمان کے اندر کپکپی طاری کر دینے کے لیے کافی ہے، بشرطیکہ دل کے اندر ایمان ہو۔

اس لیے اللہ نے مسلمانوں کو ان کے ساتھ بیٹھنے سے منع فرمایا، نیز اہل ایمان کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا:

اگر تم ایسی مجلسوں میں، جہاں آیات الٰہی کا استہزا کیا جاتا ہو، بیٹھو گے اور اس پر انکار نہیں کرو گے تو پھر تم بھی گناہ میں برابر شریک ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ [النساء:140]

''اور بلاشبہ اللہ نے تم پر کتاب میں نازل فرمایا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کو سنو کہ ان کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے تو ان کے ساتھ مت بیٹھو، یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔ بیشک تم بھی اس وقت ان جیسے ہو۔''

②......غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت کا حکم:

غیر مسلموں کے مذہبی تہواروں میں شریک ہونا اور انھیں مبارکباد دینا حرام ہے، خواہ کوئی بھی تہوار ہو۔ اس لیے کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ان تہواروں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا، ان کی تقریبات میں شامل ہونا اور انھیں مبارکباد دینا بڑا گناہ ہے۔

اسی طرح مسلمانوں کے لیے یہ بھی حرام ہے کہ وہ ان تہواروں پر کفار سے مشابہت کرتے ہوئے تقاریب کا اہتمام کریں، تحائف کا تبادلہ کریں، مٹھائیاں تقسیم کریں، یا عام تعطیل کا اعلان کریں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ [الفرقان:72]

''اور مؤمن جو جھوٹ (خلاف شرع امور) میں شریک نہیں ہوتے۔''

☆......مومن وہ ہیں جو غلط قسم کی مجالس میں شرکت نہیں کرتے، جس سے مراد کفار کے تہوار ہیں۔ اگر کفار کی محفلوں میں حاضر ہونے اور شرکت کرنے پر روکا گیا ہے، تو کفار کے مخصوص اعمال اور تہواروں میں شرکت کرنے پر کتنی بڑی بات ہوگی؟

☆......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

(مَجَالِسُ الزُّورِ الَّتِي يَقُولُونَ فِيهَا الزُّوْرَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَلٰى رَسُوْلِهِ)

''جھوٹ کی مجالس جہاں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھا جاتا ہو۔''

☆......امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

(كُلُّ مَوْضِعٍ يَجْرِي فِيهِ مَا لَا يَنْبَغِي وَيَدْخُلُ فِيهِ أَعْيَادُ الْمُشْرِكِينَ وَمَجَامِعُ الْفُسَّاقِ، لِأَنَّ مَنْ خَالَطَ أَهْلَ الشَّرِّ وَنَظَرَ إِلَى أَفْعَالِهِمْ وَحَضَرَ مَجَامِعَهُمْ فَقَدْ شَارَكَهُمْ فِي تِلْكَ الْمَعْصِيَةِ)

''شہادتِ زور سے مراد ہر وہ جگہ ہے جہاں خلاف شریعت امور کا ارتکاب کیا جاتا ہو، اور اس میں مشرکین وکفار کے تہوار، فاسق لوگوں کی مجالس اور ڈیرے بھی شامل ہیں۔ کیونکہ جو شخص شریر لوگوں میں شریک ہو، ان کے افعال کو اچھی نظر سے دیکھے، ان کے تہواروں میں شرکت کرے، گویا وہ بھی ان کے ساتھ گناہ میں شریک ہے۔''

التفسير الكبير للامام الرازی:485/24

③......غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں جانے کا حکم:

سیدنا ثابت بن ضحاک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ بوانہ (نامی جگہ) میں اونٹ ذبح کرے گا، تو وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: میں نے بوانہ جگہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟))

''کیا جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت وہاں تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی؟

لوگوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟))

''کیا کفار کی عیدوں میں سے کوئی عید وہاں منائی جاتی تھی؟

لوگوں نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوْفِ بِنَذْرِكَ ، فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ))

''اپنی نذر پوری کرلو، البتہ گناہ کی نذر پوری کرنا جائز نہیں اور نہ ہی اس چیز میں نذر ہے جس کا آدمی مالک نہیں۔''

[صحیح] سنن ابو داود:3313

فائدہ:

بوانہ نامی جگہ ہو یا مشرکین وکفار کا بت خانہ، عبادت گاہ، گرجا، کلیسا اور مندر یا کوئی بھی جگہ ہو، وہاں ذبح کرنے سے منع اس لیے کیا گیا ہے کہ ایسا کرنے سے کفار سے مشابہت لازم آتی ہے۔ دیکھنے اور سننے والا گمان کرتا ہے کہ یہ شخص بھی انھی کے دین پر ہے۔

☆......نذر پوری کرنا واجب ہے، لیکن نبی ﷺ نے اس آدمی کو نذر پوری کرنے کی اجازت نہیں دی، جب تک اس نے یہ نہیں بتا دیا کہ وہاں پر کفار کا کوئی تہوار منعقد نہیں ہوتا تھا، اور آپ ﷺ نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ ایسی کوئی نذر پوری نہیں کی جاتی جس میں اللہ کی نافرمانی ہو۔

④......کلیسا، مندر، گرجا اور غیر مسلم عبادت خانے جانے کا حکم:

ہر وہ جگہ جس کی بنیاد مسلمانوں کو نقصان پہنچانے یا تفریق ڈالنے کے لیے رکھی جائے، اس کی بنیاد ہی مشرکانہ عقائد پھیلانے اور توحید اور اہل توحید وسنت کی عداوت اور مخالفت پر رکھی ہو یا اس میں قبر بنا دی گئی ہو یا وہاں پر شرکیہ کلمات آویزاں ہوں، وہاں جانا حرام ہے۔

☆......جو جگہیں غیر اللہ کے لیے خاص ہوں، مثلاً: غیر اللہ کے لیے ذبح خانے، عبادت گاہیں، مجالس، مندر، گرجا اور کلیسا وغیرہ سبھی مسجد ضرار کے حکم میں ہیں۔

☆......مسجد ضرار کی حقیقت واضح ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو اللہ کریم نے حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حَارَبَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ مِنْ قَبْلُ﴾ [التوبة:107]

’’اور وہ لوگ جنھوں نے ایک مسجد بنائی نقصان پہنچانے اور کفر کرنے اور اہل ایمان کے درمیان پھوٹ ڈالنے (کے لیے) اور ایسے لوگوں کے لیے گھات کی جگہ بنانے کے لیے جنھوں نے اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی ہے۔‘‘

مسجدِ ضرار کے قبیح مقاصد:

1......منافقین نے ایک مسجد بنائی اور نبی ﷺ کو یہ باور کرایا کہ بارش، سردی اور اس قسم کے دیگر مواقع پر بیماروں اور کمزوروں کو مسجد نبوی جانے میں دقت پیش آتی ہے، لہٰذا ان کی سہولت کی خاطر ہم نے یہ مسجد بنائی ہے۔

2......رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لیے عازمِ سفر تھے، تو آپ نے واپسی پر نماز پڑھنے کا وعدہ فرمالیا، لیکن واپسی پر وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے منافقین کے اصل مقاصد کو بے نقاب کردیا کہ وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا، کفر پھیلانا، مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرنا اور اللہ اور رسول ﷺ کے دشمنوں کے لیے کمین گاہ مہیا کرنا چاہتے ہیں۔

3......منافقین نبی ﷺ کو فریب دینا چاہتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے مکر و فریب سے بچالیا۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے سفرِ تبوک کے دوران ہی دو صحابہ کو روانہ فرماتے ہوئے حکم دیا: مسجد ضرار کو آگ لگا کر مسمار کردو۔ چنانچہ حکم رسول ﷺ کی تعمیل میں مسجد ضرار، جو قباوالوں کو نقصان پہنچانے کے لیے بنائی گئی تھی، اسے زمین بوس کردیا گیا۔

4......مسجدِ ضرار کی بنیاد کفر، اہل ایمان کے درمیان تفریق ڈالنے اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا جال بننے پر رکھی گئی تھی، لہٰذا رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ اس میں کبھی نماز اور اس کے علاوہ بھی کھڑے نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَقُمْ فِیْهِ اَبَدًا﴾ [التوبة:108]

’’آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔‘‘

☆......مسجد نبوی اور مسجد قباء کی بنیاد تقویٰ اور اخلاص پر رکھی گئی ہے، جس کا ذکر قرآن مجید نے یوں بیان کیا ہے:

﴿لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ﴾ [التوبة:108]

’’یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی زیادہ حق دار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔‘‘

⑤......اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا حکم:

قبیلہ خثعم کے لوگوں نے بیت اللہ کی طرز پر ایک بت خانہ تیار کیا تھا، جسے ذوالخلصہ، کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جاتا تھا، یہ تینوں اس بت کے نام تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے توڑنے کے لیے سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ کیونکہ یہ بت خانہ ان کے علاقے یمن میں موجود تھا، اور یہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ ان کا تعلق قبیلہ بجیلہ سے تھا۔

☆......سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے فرمایا:

((أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ))

''کیا تم مجھے ذوالخلصہ بت سے راحت نہیں دلاؤ گے؟''

میں نے عرض کیا: میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ چنانچہ قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر میں روانہ ہوا۔ یہ سب بہت اچھے گھڑ سوار تھے، لیکن میں سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا۔ میں نے اس بات کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا، تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا جس کا اثر میں نے اپنے سینہ میں دیکھا اور آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

((اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا))

''اے اللہ! اسے ثابت فرما دے، اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔''

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ، وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ))

''میں ایک سو پچاس سوار لے کر گیا، اسے ہم نے توڑ پھوڑ دیا اور اس کے مجاوروں کو قتل کر دیا۔''

پھر سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے ایک قبیلہ احمس سے ایک قاصد سیدنا ابوارطاۃ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ خوش خبری دے کر بھیجا:

((وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ))

''اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے، میں جب آپ کے پاس آیا ہوں تو اُس وقت بت خانہ کو توڑ کر خارشی اونٹ کی طرح بالکل سیاہ بنا دیا گیا تھا۔''

صحیح البخاری:4355

☆......اس بت خانے کو ختم کرنے کی یہ وجہ تھی کہ وہاں کفار ومشرکین اسلام کے خلاف سازشیں کرتے، رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے منصوبے بناتے اور کعبہ مقدس کی تنقیص کرتے تھے، لہٰذا امن کے قیام کے لیے اس کا خاتمہ ضروری تھا۔

☆......اسی طرح جو چیزیں لوگوں کی گمراہی کا سبب بنیں، خواہ وہ مکان ہو یا انسان، یا کوئی حیوان، یا جمادات، شرعی طور پر ان کا ختم کرنا ضروری ہے۔

☆......حالت امن میں اسلام کسی قوم ومذہب کا عبادت خانہ گرانے کا حکم نہیں دیتا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑥......غیر مسلم کو گھر میں ملازم رکھنے کا حکم:

غیر مسلم کو گھر میں ملازم رکھنا جائز ہے اور گھریلو کام کاج لینا بھی درست ہے، مثلاً: کپڑے دھونا، برتن صاف کروانا، صفائی ستھرائی کروانا۔ اگر گھر میں رہنا مستقل یا کافی وقت کے لیے ہو تو دیگر شرعی احکام (مثلاً: پردے، اختلاط مرز وزن وغیرہ) کی پاس داری بھی کرنی ہوگی، البتہ مسلمان ملازم کو ترجیح دینا زیادہ بہتر ہے۔

☆......ایک یہودی لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ اسی طرح غلام اور لونڈیاں مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے گھروں میں کام کاج کرتیں تھی۔

☆......لہٰذا غیر مسلم کو گھر، دکان اور فیکٹری وغیرہ میں ملازم رکھنا اور اُسے تنخواہ دینا شرعی طور پر درست ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ غیر مسلم جب مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار نہ ہو یعنی وہ محارب نہ ہو، البتہ مسلمان ملازم کو ترجیح دینا زیادہ بہتر ہے۔

☆......قرآن مجید میں غیر مسلموں کے ساتھ دوستی سے منع کیا گیا ہے، اور دوستی کا مطلب ہے دلی اور گہرا تعلق، یا ایسا میل وجول ہے جس سے مسلمان کے عقائد متاثر ہوں، یہ بلاشبہ ناجائز ہے۔

⑦......غیر مسلموں کو صدقات وخیرات دینے کا حکم:

غیر مسلم فقراء ومساکین کو نفلی صدقہ وخیرات دینا جائز ہے اور خاص طور پر جب وہ قریبی عزیز یا رشتہ دار ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے والے، یا کفار کی جنگی مدد کرنے والے اور ایسی زیادتی کرنے والے نہ ہوں، جس کی بنا پر ان کے ساتھ احسان کرنا ممنوع ٹھہرے، البتہ فرض زکاۃ انھیں دینا جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ﴾ [الممتحنة:8]

’’اللہ تمھیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جنھوں نے نہ تم سے دین کے بارے میں جنگ کی اور نہ تمھیں تمہارے گھروں سے نکالا کہ تم ان سے نیک سلوک کرو۔‘‘

☆......سیدہ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میری والدہ (قتیلہ بنت عبدالعزیٰ) جو مشرکہ تھیں، میرے پاس مدینہ آئیں۔ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: وہ مجھ سے (ملاقات اور مالی امداد) کی خواہش مند ہیں، تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرسکتی ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''ہاں،تم اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔''

صحيح البخاری:2620

☆......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت نے اُن سے کچھ مانگا تو انہوں نے اِسے دے دیا، وہ یہودی عورت کہنے لگی: (أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ) اللہ تعالی آپ کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔

[صحیح] مسند احمد:24582-26008

نوٹ: قادیانی / مرزائی میں سے کسی بھی مرتد اور زندیق شخص کی مالی امداد کسی بھی طرح سے کرنے کی شرعی اور اخلاقی طور پر اجازت نہیں۔ اہلِ کتاب و دیگر مذاہب کے افراد کی نفلی صدقات سے مدد کرنے کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ وہ حربی کافر نہ ہوں، یا حالت جنگ میں نہ ہوں، یا حربی کفار کی مدد کرنے والے نہ ہوں، یا شر انگیری میں ملوث نہ پائے جائیں۔

⑧......غیر مسلم عورتوں سے نکاح کے متعلق اسلامی نقطہ نظر:

کفار کی دو اقسام ہیں:

1......کافر غیر کتابی ،مثلاً: ہندو، سکھ، دہریہ، بدھ مت وغیرہ

2......کافر کتابی، مثلاً: یہودی یا عیسائی

شرعی لحاظ سے دونوں کے احکامات الگ الگ ہیں، جس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ غیر مسلم جو غیر کتابی ہیں، ان کی عورت سے مسلمان مرد کا نکاح جائز نہیں، اور نہ ہی ان کے مردوں سے مسلمان عورتوں کا نکاح جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ﴾

[البقرة:221]

''اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور یقیناً ایک مومن لونڈی کسی بھی مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ تمہیں اچھی لگے اور نہ (اپنی عورتیں) مشرک مردوں کے نکاح میں دو، یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور یقیناً ایک مومن غلام کسی بھی مشرک مرد سے بہتر ہے، خواہ وہ تمہیں اچھا ہی معلوم ہو۔''

☆......مگر اہل کتاب یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح کرنے کا حکم مختلف ہے، جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے:

﴿وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ﴾ [المائدة:5]

’’اور ان لوگوں کی پاک دامن عورتیں جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی، جب تم انھیں ان کے مہر دے دو، اس حال میں کہ تم قیدِ نکاح میں لانے والے ہو، بدکاری کرنے والے نہیں اور نہ چھپی آشنائیں بنانے والے۔‘‘

اہل کتاب عورت سے نکاح کی شرائط:

1......کتابیہ عورت سے نکاح کے لیے شرط ہے کہ وہ پاک دامن ہو، نہ کہ حیا باختہ اور آوارہ قسم کی، جو مسلمان کے ایمان کو تباہ کر ڈالے۔

2......کتابیہ عورت سے شادی کے جواز کے لیے دوسری شرط یہ ہے کہ ان کا مہر ادا کر دیا گیا ہو، اور مقصود شادی کرنا اور عفت حاصل کرنا ہو، اعلانیہ یا چھپ کر زنا کی نیت نہ ہو۔

☆......اہلِ کتاب سے نکاح کے متعلق ضروری باتیں:

اہلِ کتاب عورت سے نکاح اس وقت جائز ہے جب وہ حقیقی طور پر آسمانی کتاب کے ماننے والے اور اس کے تابع دار ہوں، دھریے نہ ہوں۔ اگر تحقیق سے کسی عورت کا اہل کتاب ہونا ثابت ہو جائے تو اس سے نکاح کرنا جائز ہے۔

☆......مسلمان مرد کو کتابیہ عورت سے اس شرط کے ساتھ نکاح کی اجازت ہے کہ وہ مسلمان مرد اسلام کی تعلیمات سے روشناس ہو، تاکہ وہ دلائل کے ساتھ کتابیہ عورت اور اس کے خاندان کو اسلام کی طرف مائل کر سکے، اگر یہ اندیشہ ہو کہ کتابیہ عورت سے نکاح کے بعد خود مسلمان مرد اپنے ایمان کو ضائع کر بیٹھے گا تو پھر مسلمان مرد کو کتابیہ سے نکاح کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆......اسی طرح محض دنیا کی خاطر کسی عیسائی یا یہودی عورت سے نکاح کرنا حرام ہے، جب کہ اسلامی تشخص اور غلبہ اسلام کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اسی تناظر میں کافر ملکوں میں شہریت کے حصول کے لیے کافر عورت سے نکاح کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔

☆......عورت طبعی اور عقلی طور پر کم زور ہوتی ہے اور شوہر کے تابع ہوتی ہے، اس میں یہ طاقت نہیں کہ مرد کو اپنے تابع بنا سکے، اس لیے شریعتِ اسلامیہ نے مسلمان عورت کا کتابی مرد سے نکاح کرنا ممنوع قرار دیا ہے، تاکہ اس کا دین سلامت رہے۔

⑨......غیر مسلموں کی دعوت قبول کرنے کا حکم:

غیر مسلم کو کھانا کی دعوت دینا یا اُس کی دعوت کو قبول کرنا شرعی مصلحت کے تحت جائز ہے۔ جیسا کہ اُسے اسلام سے مانوس کرنا مقصود ہو۔ لیکن کسی غیر مسلم کی ایسی دعوت کو قبول کرنا جائز نہیں جس میں حرام اشیاء کا استعمال ہو، مثلاً: شراب،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جواء، مجلس موسیقی کی دعوت وغیرہ۔

☆...... اگر کسی غیر مسلم نے کھانا بھیجا ہو تو اُسے بھی کسی شرعی فائدہ کی خاطر قبول کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ کھانا حلال ہو، اس میں حرام کی آمیزش نہ ہو اور اُن کے کسی خاص تہوار یا غیر اللہ کے نام پر ذبح نہ کیا گیا ہو۔

☆...... سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر فتح ہونے کے بعد ایک یہودی عورت نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت طعام میں ایک بھنی ہوئی بکری بھجی، تو آپ ﷺ نے اُسے قبول فرمایا۔ لیکن جب اس گوشت کو کھایا تو میں زہر ملا ہوا تھا۔

صحیح البخاری:2617

حرام چیزوں اور غیر اللہ کے لیے ذبح کی اشیاء سے اللہ تعالیٰ نے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ [البقرۃ:173]

''تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے۔''

☆...... لیکن یاد رہے! کھانے کی دعوت میں یا اس کے علاوہ غیر مسلم سے سلام میں پہل کرنا جائز نہیں، سلام کے بغیر حال احوال پوچھا جاسکتا ہے، اگر وہ سلام میں پہل کرے تو جواب میں صرف وعلیکم کہے۔

......کفار کے برتن استعمال کرنے کا حکم:

☆...... کسی غیر مسلم شخص کے ساتھ کھانا، اُس کے برتن استعمال کرنا یا اُس کے ہاتھ کا تیار شدہ کھانا کھانے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی حرمت کتاب اللہ یا کسی صحیح وصریح حدیث نبوی ﷺ سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔

بلکہ خود رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے موقع پر ایک یہودی عورت کے ہاتھ کا پکا کھانا تناول فرمایا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ''باب قبول هدية المشركين'' کے عنوان سے مستقل ایک باب باندھا ہے۔ جس میں اس قسم کی روایات لائے ہیں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ ، وَأَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا ، فَلَا يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ))

''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ کرتے تھے تو ہم مشرکین کے برتن اور مشکیزے پاتے تو انہیں استعمال کرتے اور ان سے فائدہ اٹھاتے تو آپ ﷺ ہم پر کوئی اعتراض نہیں فرماتے تھے۔''

[صحیح] سنن ابو داود:3838

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......اہل کتاب یا اس کے علاوہ کافر شخص جسمانی نجاست سے پاک ہو۔ نیز وہ کھانا اُن اشیاء پر مشتمل نہ ہو یا کھانا پکانے کے دوران ایسے برتن یا ایسی چیزوں کا استعمال نہ کیا گیا ہو۔ جن کی حرمت صراحت کے ساتھ کتاب وسنت میں مذکور ہے۔

☆......سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: ہم اہل کتاب کے پڑوس میں رہتے، وہ اپنی ہانڈیوں میں سور کا گوشت پکاتے اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا

((إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا))

''اگر تمہیں ان کے علاوہ برتن مل جائیں تو ان میں کھاؤ پیؤ، اور اگر ان کے علاوہ برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے دھو ڈالو پھر ان میں کھاؤ اور پیو۔''

[صحيح] سنن ابوداود:3839

⑩......غیر مسلم ممالک میں سکونت اور سفر کا حکم:

بہت سے مسلمان غیر مسلم ممالک میں رہتے یا مستقل سکونت اختیار کر چکے یا اپنے آبائی ملک کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے غیر اسلامی ممالک میں رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ان ملکوں میں قیام کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

غیر مسلم ممالک کی اقسام اور ان میں رہائش اختیار کرنے کا حکم درج ذیل ہے:

1......پہلی قسم:

وہ غیر مسلم ممالک جہاں کسی مسلمان کا قیام مشکل ہو، یعنی اُسے اپنے اور اپنی نسل کے دین و ایمان یا جان و مال یا عزت و آبرو کو تحفظات اور خطرات درپیش ہوں، ایمان اور اولاد کے تحفظ کی کوئی ضمانت وہاں موجود نہ ہو۔ مذہبی آزادی نہ ہو، ایسے ملکوں میں جانا یا وہاں قیام کرنا شرعی طور پر کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں؛ بلکہ جو لوگ وہاں پہلے سے آباد ہوں اور وہ کسی مسلم یا پرامن ملک کی طرف ہجرت کرنے کی قدرت رکھتے ہوں تو ان پر فرض ہے کہ وہاں سے ہجرت کر جائیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا﴾ [النساء:97]

''جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں تو پوچھتے ہیں، تم کس حال میں تھے؟ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنی جگہ کمزور اور مغلوب تھے، فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم ہجرت کر جاتے؟''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

2......دوسری قسم:

وہ غیر اسلامی ممالک جہاں مکمل طور پر دین پہ عمل پیرا ہونے کی آزادی نہ ہو، مسلمان اقلیت کی زندگی گذار رہے ہوں، ایمان، جان ومال اور عزت وآبرو خطرے میں ہوں، لیکن اس کے ساتھ مسلمان کے لیے کوئی دوسری جائے ہجرت بھی نہ ہو، یا ہجرت کے اخراجات کے متحمل نہ ہوں، اور وہ وہاں رہنے پر مجبور ہوں، تو ایسے مسلمانوں پر وہاں سے ہجرت کرنا واجب نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِلَّا الْـمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَایَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا﴾ [النساء:98]

’’مگر وہ نہایت کمزور مرد اور عورتیں اور بچے جو نہ کسی تدبیر کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ کوئی راستہ پاتے ہیں۔‘‘

3......تیسری قسم:

وہ غیر مسلم ممالک جہاں مسلمانوں کے لیے بحیثیت اقلیت کوئی خطرہ نہ ہو، مذہبی آزادی حاصل ہو، ظاہری طور ہر بنیادی حقوق حاصل ہوں، لیکن وہاں معیشت ومعاشرت کے اعتبار سے فتنوں اور حرام سے بچاؤ ممکن نہ ہو۔ ایسے ملکوں میں اقامت اختیار کرنے کے متعلق اہل علم نے تین وجوہات کی بنا پر اجازت دی ہے۔

1......اسلام کی تبلیغ اور نشر واشاعت کرنے کے لیے رہائش اختیار کی جاسکتی ہے۔

2......کسی ایسے مرض کے علاج کے لیے وقتی سفر کرنے کی اجازت ہے جس کا علاج مسلم ممالک میں ممکن نہ ہو۔

3......کسی ایسے علم کے حصول کے لیے جس کی اجتماعی طور پر مسلمانوں کو ضرورت ہو، جیسا کہ میڈیکل سائنس، دیگر سائنسی علوم وفنون وغیرہ

اس کے علاوہ محض کاروبار اور دنیوی مفاد کی خاطر کافر ممالک کی رہائش اختیار کرنا شرعی لحاظ سے جائز نہیں۔ البتہ کاروباری نکتہ نظر سے آنے جانے اور سفر کرنے میں قباحت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

خلاصہ جمعہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ [النساء:140]

غیر مسلموں سے حسن سلوک اسلام کا حکم ہے، لیکن ان کے ساتھ میل جول میں اپنی تعلیمات کو قطعاً نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لیے اسلام نے غیر مسلموں کے ساتھ کسی طرح کی مشابہت سے سختی سے منع کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا ، لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى ، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الإِشَارَةُ بِالأَصَابِعِ ، وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الإِشَارَةُ بِالأَكُفِّ))

[حسن] سنن الترمذی:2695

①......کفر وشرک اور غیر شرعی مجالس جانے پر قرآنی وعید:

اللہ نے مسلمانوں کو ان کے ساتھ بیٹھنے سے منع فرمایا، نیز اہل ایمان کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا:

﴿وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ [النساء:140]

②......غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت کا حکم:

غیر مسلموں کے مذہبی تہواروں میں شریک ہونا اور انھیں مبارکباد دینا حرام ہے، خواہ کوئی بھی تہوار ہو۔ اس لیے کہ ان تہواروں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا، ان کی تقریبات میں شامل ہونا اور انھیں مبارکباد دینا بڑا گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ [الفرقان:72]

☆......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

(مَجَالِسُ الزُّورِ الَّتِي يَقُولُونَ فِيهَا الزُّوْرَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَعَلَى رَسُوْلِهٖ)

☆......امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

(كُلُّ مَوْضِعٍ يَجْرِي فِيهِ مَا لَا يَنْبَغِي وَيَدْخُلُ فِيهِ أَعْيَادُ الْمُشْرِكِينَ وَمَجَامِعُ الْفُسَّاقِ ، لِأَنَّ مَنْ خَالَطَ أَهْلَ الشَّرِّ وَنَظَرَ إِلَى أَفْعَالِهِمْ وَحَضَرَ مَجَامِعَهُمْ فَقَدْ شَارَكَهُمْ فِي تِلْكَ الْمَعْصِيَةِ)

التفسیر الکبیر للامام الرازی:485/24

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

③......غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں جانے کا حکم:

سیدنا ثابت بن ضحاک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ بوانہ (نامی جگہ) میں اونٹ ذبح کرے گا، تو وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: میں نے بوانہ جگہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔تو نبی اکرم ﷺ فرمایا:

((هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟))

لوگوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟))

لوگوں نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوْفِ بِنَذْرِكَ ، فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ))

[صحيح] سنن ابو داود:3313

④......کلیسا، مندر، گرجا اور غیر مسلم عبادت خانے جانے کا حکم:

ہر وہ جگہ جس کی بنیاد مسلمانوں کو نقصان پہنچانے یا تفریق ڈالنے کے لیے رکھی جائے، اس کی بنیاد ہی مشرکانہ عقائد پھیلانے اور توحید اور اہل توحید وسنت کی عداوت اور مخالفت پر رکھی ہو یا اس میں قبر بنا دی گئی ہو یا وہاں پر شرکیہ کلمات آویزاں ہوں، وہاں جانا حرام ہے۔

☆......مسجدِ ضرار کی حقیقت واضح ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو اللہ کریم نے حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ﴾ [التوبة:107]

مسجدِ ضرار کی بنیاد کفر، اہل ایمان کے درمیان تفریق ڈالنے اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا جال بننے پر رکھی گئی تھی، لہٰذا رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ اس میں کبھی نماز اور اس کے علاوہ بھی کھڑے نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا﴾ [التوبة:108]

''آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔''

⑤......اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا حکم:

☆......سیدنا جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے فرمایا:

((أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں نے عرض کیا: میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ چنانچہ قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر میں روانہ ہوا۔ یہ سب بہت اچھے گھڑ سوار تھے، لیکن میں سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا۔ میں نے اس بات کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا، تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا جس کا اثر میں نے اپنے سینہ میں دیکھا اور آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

((اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا))

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((فَنفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ، وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ))

پھر سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے ایک قبیلہ احمس سے ایک قاصد سیدنا ابوارطاۃ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ خوش خبری دے کر بھیجا:

((وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ))

صحيح البخاري:4355

⑥......غیر مسلم کو گھر میں ملازم رکھنے کا حکم:

غیر مسلم کو گھر میں ملازم رکھنا جائز ہے اور گھریلو کام کاج لینا بھی درست ہے، مثلاً: کپڑے دھونا، برتن صاف کروانا، صفائی ستھرائی کروانا۔ اگر گھر میں رہنا مستقل یا کافی وقت کے لیے ہو تو دیگر شرعی احکام (مثلاً: پردے، اختلاط مرز وزن وغیرہ) کی پاس داری بھی کرنی ہوگی، البتہ مسلمان ملازم کو ترجیح دینا زیادہ بہتر ہے۔

☆......ایک یہودی لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ اسی طرح غلام اور لونڈیاں مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے گھروں میں کام کاج کرتیں تھی۔

⑦......غیر مسلموں کو صدقات وخیرات دینے کا حکم:

غیر مسلم فقراء و مساکین کو نفلی صدقہ وخیرات دینا جائز ہے اور خاص طور پر جب وہ قریبی عزیز یا رشتہ دار ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے والے، یا کفار کی جنگی مدد کرنے والے اور ایسی زیادتی کرنے والے نہ ہوں، جس کی بنا پر ان کے ساتھ احسان کرنا ممنوع ٹھہرے، البتہ فرض زکاۃ انھیں دینا جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ﴾ [الممتحنة:8]

☆......سیدہ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میری والدہ (قتیلہ بنت عبدالعزیٰ) جو مشرکہ تھیں، میرے پاس مدینہ آئیں۔ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: وہ مجھ سے (ملاقات اور مالی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

امداد) کی خواہش مند ہیں، تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، صِلِي أُمَّكِ))

صحیح البخاری:2620

☆......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت نے اُن سے کچھ مانگا تو انہوں نے اِسے دے دیا، وہ یہودی عورت کہنے لگی: (أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ) اللہ تعالی آپ کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔

[صحیح] مسند احمد:26008۔24582

⑧......غیر مسلم عورتوں سے نکاح کے متعلق اسلامی نقطہ نظر:

کفار کی دو اقسام ہیں:

1......کافر غیر کتابی، مثلاً: ہندو، سکھ، دہریہ، بدھ مت وغیرہ

2......کافر کتابی، مثلاً: یہودی یا عیسائی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ﴾

[البقرۃ:221]

☆......مگر اہل کتاب یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح کرنے کا حکم مختلف ہے، جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے:

﴿وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْۤ اَخْدَانٍ﴾ [المائدۃ:5]

اہل کتاب عورت سے نکاح کی شرائط:

1......کتابیہ عورت سے نکاح کے لیے شرط ہے کہ وہ پاک دامن ہو، نہ کہ حیا باختہ اور آوارہ قسم کی، جو مسلمان کے ایمان کو تباہ کر ڈالے۔

2......کتابیہ عورت سے شادی کے جواز کے لیے دوسری شرط یہ ہے کہ ان کا مہر ادا کر دیا گیا ہو، اور مقصود شادی کرنا اور عفت حاصل کرنا ہو، اعلانیہ یا چھپ کر زنا کی نیت نہ ہو۔

⑨......غیر مسلموں کی دعوت قبول کرنے کا حکم:

غیر مسلم کو کھانا کی دعوت دینا یا اُس کی دعوت کو قبول کرنا شرعی مصلحت کے تحت جائز ہے۔جیسا کہ اُسے اسلام سے مانوس کرنا مقصود ہو۔لیکن کسی غیر مسلم کی ایسی دعوت کو قبول کرنا جائز نہیں جس میں حرام اشیاء کا استعمال ہو، مثلاً: شراب،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جواء، مجلس موسیقی کی دعوت وغیرہ۔

☆......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر فتح ہونے کے بعد ایک یہودی عورت نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت طعام میں ایک بھنی ہوئی بکری بھیجی، تو آپ ﷺ نے اُسے قبول فرمایا۔لیکن جب اس گوشت کو کھایا تو میں زہر ملا ہوا تھا۔

صحیح البخاری:2617

حرام چیزوں اور غیر اللہ کے لیے ذبح کی اشیاء سے اللہ تعالیٰ نے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ [البقرة:173]

......کفار کے برتن استعمال کرنے کا حکم:

☆......کسی غیر مسلم شخص کے ساتھ کھانا، اُس کے برتن استعمال کرنا یا اُس کے ہاتھ کا تیار شدہ کھانا کھانے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔کیونکہ اس کی حرمت کتاب اللہ یا کسی صحیح وصریح حدیث نبوی ﷺ سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ ، وَأَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا ، فَلَا يَعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ))

''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ کرتے تھے تو ہم مشرکین کے برتن اور مشکیزے پاتے تو انہیں استعمال کرتے اور ان سے فائدہ اٹھاتے تو آپ ﷺ ہم پر کوئی اعتراض نہیں فرماتے تھے۔''

[صحیح] سنن ابو داود:3838

☆......سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: ہم اہل کتاب کے پڑوس میں رہتے، وہ اپنی ہانڈیوں میں سور کا گوشت پکاتے اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا

((إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا ، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا))

[صحیح] سنن ابو داود:3839

⑩......غیر مسلم ممالک میں سکونت اور سفر کا حکم:

بہت سے مسلمان غیر مسلم ممالک میں رہتے یا مستقل سکونت اختیار کر چکے یا اپنے آبائی ملک کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے غیر اسلامی ممالک میں رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔سوال یہ ہے کہ ان ملکوں میں قیام کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

غیر مسلم ممالک کی اقسام اور ان میں رہائش اختیار کرنے کا حکم درج ذیل ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہ غیر مسلم ممالک جہاں مسلمانوں کے لیے بحیثیت اقلیت کوئی خطرہ نہ ہو، مذہبی آزادی حاصل ہو،ظاہری طور ہر بنیادی حقوق حاصل ہوں،لیکن وہاں معیشت ومعاشرت کے اعتبار سے فتنوں اورحرام سے بچاؤ ممکن نہ ہو۔ایسے ملکوں میں اقامت اختیار کرنے کے متعلق اہل علم نے تین وجوہات کی بنا پراجازت دی ہے۔

1......اسلام کی تبلیغ اورنشرواشاعت کرنے کے لیے رہائش اختیار کی جاسکتی ہے۔

2......کسی ایسے مرض کے علاج کے لیے وقتی سفرکرنے کی اجازت ہے جس کا علاج مسلم ممالک میں ممکن نہ ہو۔

3......کسی ایسے علم کے حصول کے لیے جس کی اجتماعی طور پر مسلمانوں کوضرورت ہو،جیسا کہ میڈیکل سائنس، دیگر سائنسی علوم وفنون وغیرہ

اس کے علاوہ محض کاروباراور دنیوی مفاد کی خاطر کافر ممالک کی رہائش اختیارکرنا شرعی لحاظ سے جائزنہیں۔البتہ کاروباری نکتہ نظر سے آنے جانے اورسفرکرنے میں قباحت نہیں۔واللہ اعلم بالصواب

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

تاثرات اورمشورہ کے لیے	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	خطبہ رائٹر
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد(مدیر)	03424449009	حافظ تنویرالاسلام
03015989211	03014843312	03424449009
03017138746	03034125519	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com